بچوں کیلئے دلچسپ اور پُرتجسس ناول

چلوسک ملوسک

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
مطابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— 9/- روپے

دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی کے بیشمار سائنسدان اپنی جانیں بچاکر دوسرے ملکوں میں بھاگ گئے جرمنی کا ایک عظیم ترین سائنسدان یوشاکا جنگ ختم ہونے کے بعد افریقہ فرار ہوگیا اور وہاں اس نے ہیروں کی تجارت شروع کر دی۔ چونکہ وہ ایسے مصنوعی ہیرے تیار کر لیتا تھا کہ اصلی سے بھی زیادہ قیمتی لگتے تھے اس لئے اس نے ان ہیروں کو اپنے نمائندوں کے ذریعے بیچ کر بے شمار دولت کمائی۔ خاصی دولت کمانے کے بعد اس نے براعظم افریقہ کی ایک چھوٹی سی گمنام بستی میں زیرزمین

ایک بہت بڑی سائنسی لیبارٹری قائم کرلی یہ
لیبارٹری انتہائی خفیہ طور پہ قائم کی گئی تھی
اور کسی کو بھی اسکا پتہ نہیں تھا. چونکہ یوشاکا
کا اپنا ذاتی بحری جہاز تھا. اس لیئے وہ پوری
دنیا سے جدید ترین مشینیں خرید کر اس جہاز کے
ذریعے لیبارٹری میں پہنچا دیتا تھا جب اس کی
لیبارٹری مکمل ہوگئی تو اس نے ہیروں کی تجارت
اپنی بیوی کے سپرد کی اور خود چوبیس گھنٹے
لیبارٹری میں کام کرنے لگا اس پر ایک ایسا
خلائی جہاز تیار کرنے کی دھن سوار تھی، جس میں
کسی قسم کا ایندھن نہ ڈالنا پڑے. بلکہ وہ
بالکل آٹومیٹک طریقے سے کام کرے اس جہاز
کی رفتار اتنی تیز ہو کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو
دنوں میں زمین سے چاند پر پہنچ جائے اور
اسے بالکل اسی طرح اڑایا اور اتارا جا سکے جیسے
ہیلی کاپٹر اترتا اور چڑھتا ہے بیس سال کی
مسلسل محنت کے بعد آخرکار وہ اس قسم کا
خلائی جہاز تیار کرنے میں کامیاب ہوگیا. اس
کا ارادہ تھا کہ اس جہاز پر سوار ہوکر وہ کائنات

سے ان دیکھے سیاروں اور کہکشاؤں کی سیر
کریگا اور وہاں پہنچ جائے گا جہاں جانے کا
انسانی ذہن تصور تک نہیں کرسکتا. اور جب وہ
واپس آئیگا اور اپنے حالات دنیا والوں کو بتلائیگا
تو یقیناً دنیا کا عظیم ترین انسان بن جائیگا.
سائنسدان یوشاکا کے دو بیٹے تھے. بڑے کا
نام چلوسک اور چھوٹے کا نام طوسک تھا. چلوسک
پندرہ سولہ سال کا تھا جبکہ طوسک کی عمر بارہ
سال تھی. دونوں بھائی بےحد ذہین تھے ان
کے باپ نے انہیں بچپن سے ہی سائنس کی
تعلیم دی تھی اور اب وہ خود چھوٹے موٹے
سائنسدان بن چکے تھے اور ہر چیز کو اچھی
طرح سمجھتے تھے مگر چونکہ دونوں ذہین ہونے کے
ساتھ ساتھ بےحد شرارتی بھی تھے اسلئے ان
کا باپ انہیں لیبارٹری میں اکیلا نہیں جانے دیتا
تھا. ان دونوں کو معلوم تھا کہ انکا باپ
ایک ایسا خلائی جہاز تیار کر رہا ہے جس پر
وہ آسمانوں پہ اڑ جائے گا اور ان دیکھے سیاروں
اور دنیاؤں کی سیر کریگا وہ اس ایجاد پر

بے حد خوش تھے کیونکہ انکے باپ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں بھی جہاز میں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ چنانچہ وہ دونوں بڑی شدت سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے جب ان کا باپ جہاز کے مکمل ہو جانے کا اعلان کرے۔ گو یوشاکا نے جہاز تو تیار کرلیا تھا مگر اب وہ اس میں ایسا جدید ترین حفاظتی نظام فٹ کر رہا تھا کہ انجانی دنیاؤں میں پیش آنے والے ہر خطرے کا باآسانی مقابلہ کیا جاسکے۔

پھر ایک دن جب وہ جنگلی ہرن کا شکار کرکے گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنے باپ کو لیبارٹری سے باہر اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا ان کے باپ کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے بے پناہ آثار تھے۔

"کیا بات ہے اباجان آج آپ بے حد خوش نظر آرہے ہیں۔" چلوسک نے ہرن ایک طرف ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اباجان آج آپ واقعی بے حد خوش نظر

آرہے ہیں" ہمیں تو بتائیں کیا بات ہے۔" ملوسک نے بھاگ کر باپ کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ملوسک ایک طرف ہٹو تمہارے کپڑوں پر ہرن کا خون لگا ہوا ہے جاؤ پہلے کپڑے بدل کر آؤ" ان کی ماں نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو آج میں بے حد خوش ہوں۔ آج میری محنت ٹھکانے لگ گئی ہے اور میں نے ایسا جہاز تیار کرلیا ہے کہ ہم پوری کائنات کی باآسانی سیر کرسکتے ہیں۔" یوشاکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سچ اباجان آہا پھر تو مزہ آگیا۔ اباجان کب چلیں گے سیر پر" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نہیں جاؤگے بیٹا پہلے میں خود ایک چکر لگاکر اس جہاز کو ٹیسٹ کرونگا۔ اگر یہ بالکل درست ہوا تو پھر تم سب کو لے جاؤنگا" اس کے باپ نے ملوسک کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور ملوسک نے چور نظروں سے

اپنے بھائی چلوسک کو دیکھا چلوسک نے اسے آنکھ مار دی اور ملوسک اس کی بات سمجھ گیا چونکہ ملوسک چھوٹا تھا اس لئے اسکا باپ اس سے بے حد محبت کرتا تھا اور اس کی ہر ضد پوری کر دیا کرتا تھا۔

"اباجان اگر آپ ہمیں نہیں لے جاتے تو ہمیں جہاز تو دکھلادیں تاکہ ہم دیکھیں تو سہی کہ آپ نے کیسا جہاز بنایا ہے"۔ ملوسک نے لاڈ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ البتہ ہو سکتا ہے آؤ میں تم دونوں کو جہاز دکھلاؤں تم چونکہ سائنس کو اچھی طرح سمجھتے ہو۔ اس لئے سمجھ بھی آجائے گی۔ اور تمہاری معلومات میں بھی اضافہ ہوگا" یوشاکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ چنانچہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں آگیا۔ لیبارٹری کے عین درمیان میں ایک فولادی پلیٹ فارم پر وہ خلائی جہاز کھڑا تھا خلائی جہاز شکل و صورت سے ایک بڑا سا کیپسول نظر آتا تھا اسکا رنگ بے حد چمکدار تھا اور عجیب و غریب بات یہ تھی کہ اس جہاز کے باہر ایک پیچ تک لگا ہوا نہیں تھا

"اباجان اس کے باہر تو بالکل تار تک نہیں لگی ہوئی۔ حتیٰ کہ راڈار تک ... کی تار نہیں ہے"۔ چلوسک نے سوال کیا۔

"بیٹے یہ جہاز انتہائی رفتار سے چلے گا اس لئے اس کے باہر کوئی چیز نہیں لگائی گئی ورنہ اس کا اثر رفتار پر پڑتا۔ اسکا تمام نظام اس کے اندر موجود ہے" یوشاکا نے جواب دیا۔

"اباجان اس کی انتہائی رفتار کتنی ہے"۔ ملوسک نے پوچھا۔

"بیٹے بس یوں سمجھ لو کہ روشنی کی رفتار سے دس گنا زیادہ رفتار سے یہ جہاز چلے گا روشنی کی رفتار تو تم جانتے ہی ہو۔ ایک لاکھ پینتیس ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ چنانچہ یہ جہاز تیرہ لاکھ پچاس ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلے گا"۔ یوشاکا نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر اباجان اتنی انتہائی رفتار سے چلنے پر اسکے اندر آپ پر اثر نہیں پڑیگا"۔ چلوسک نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے۔ میں نے اس کا اندرونی انتظام ایسا

گیا ہے کہ انتہائی رفتار کا قطعاً اثر نہیں پڑیگا اور اندر بیٹھنے والے کو یوں محسوس ہوگا۔ جیسے وہ کسی عام جہاز میں سفر کر رہا ہو۔ نہ ہی اسے اندر مخصوص لباس پہننا پڑیگا اور نہ ہی اس پر بےوزنی کی کیفیت طاری ہو گی" پوشاکا نے جہاز کے گرد گھومتے ہوتے کہا۔

"اباجان آپ نے خوراک کا کیا بندوبست کیا ہے" چلوسک نے پوچھا۔

"بیٹے میں نے ایک ایسی گولی ایجاد کی ہے جسے کھانے کے بعد ایک انسان بیس سال تک خوراک کی طلب سے بےنیاز ہو جائیگا۔ بیس سال تک نہ اسے خوراک کی ضرورت پڑے گی نہ ہی اس کی طاقت کم ہوگی۔ اور نہ اسکی صحت خراب ہوگی اور ایسی گولیوں کا ایک پیکٹ جہاز میں موجود ہے جس میں سو گولیاں ہیں ایک اور بات یہ بھی ہے کہ اس گولی میں ایسی قوت موجود ہے کہ انسان کسی بھی سیارے میں پہنچ جائے وہاں چاہے کیسی بھی آب وہوا ہو اسکا اثر گولی کھانے ولے پر نہیں ہوتا۔ پوشاکا نے انہیں تبلایا۔ پھر اس نے جہاز کے گرد ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ پھیرا۔ جہاز میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں تینوں اسکے اندر چلے گئے پھر پوشاکا نے تفصیل کے ساتھ تمام باتیں بتانا شروع کردیں۔ اس نے ہر چیز کی تفصیل بتلائی۔

"مگر اباجان یہ جہاز اسٹارٹ کیسے ہوتا ہے۔" چلوسک نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے بس یہی بات نہیں بتلاؤنگا" پوشاکا نے صاف جواب دے دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بیٹے شرارتی ہیں اگر انہوں نے ایکبار بھی غلطی سے وہ بٹن دبا دیا تو پھر ان کی واپسی ناممکن ہو جائے گی۔

تمام جہاز کے متعلق بتلانے اور سمجھانے کے بعد وہ واپس چلے آئے اور پھر لیبارٹری سے باہر آگئے۔ شام پڑ چکی تھی۔ اس لئے کھانا کھانے کے بعد وہ سب لیٹ گئے انکا باپ چونکہ کام کرکے بےحد تھکا ہوا تھا اس لئے جلدی اسے نیند آگئی ان کی والدہ کو چونکہ بےخوابی کا مرض تھا اس

لئے وہ نیند کی گولیاں کھاتی تھی آج بھی
یہی ہوا۔ اس نے نیند کی گولیاں کھائیں اور پھر
تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو گئی۔ مگر ادھر
چلوسک ملوسک دونوں کو نیند نہیں آرہی تھی وہ
دونوں لحافوں سے سر نکالے ایک دوسرے کو
دیکھ رہے تھے انہوں نے علیحدگی میں ایک پروگرام
تیار کر لیا تھا اور اب وہ اس پروگرام پر
عمل کرنے کے لئے بے چین تھے۔ جب انھوں نے
دیکھا کہ ماں باپ دونوں گہری نیند سو چکے ہیں
تو سب سے پہلے چلوسک اٹھا اور بڑی آہستگی
سے لحاف سے باہر نکل آیا۔ ملوسک بھی اٹھ
آیا اور دونوں خاموشی سے لیبارٹری کے خفیہ
دروازے سے لیبارٹری کے اندر داخل ہوگئے۔

"یار چلوسک کہیں اباجان کی آنکھ نہ کھل جائے"
ملوسک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"نہیں وہ بے حد گہری نیند سوئے ہوئے ہیں انہیں
کیا پتہ چلے گا۔ جہاز کی رفتار انتہائی تیز ہے
اس لئے مجھے یقین ہے کہ صبح تک ہم کم سے
کم چاند کی سیر کرکے واپس لوٹ آئیں گے۔"
چلوسک نے اسکی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات ہے اباجان تو پتہ نہیں کب
تک سوئیں کم سے کم ہم ایک سیارے تک تو
ہو آئیں" ملوسک نے کہا۔ اور پھر دونوں جہاز
کی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہوگئے۔

"مگر اس کے اسٹارٹ کرنے والے بٹن کا تو
اباجان نے بتلایا ہی نہیں" ملوسک نے تشویش سے
پر لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے
ایک بٹن ایسا رہ گیا ہے جس کے متعلق اباجان
نے نہیں بتلایا۔ ظاہر ہے وہی اسٹارٹ کرنے والا
بٹن ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اس سیٹ پر بیٹھ جاؤ
اور بیلٹ کس لو۔" چلوسک نے اسے ساتھ والی
سیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور خود
بھی وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنی کمر
کے گرد بیلٹ کسنے لگا۔ بیلٹ کسنے کے بعد اس
نے سامنے لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے ایک
بٹن دبایا تو ایک پلیٹ روشن ہوگئی اس میں
لیبارٹری کا منظر نظر آنے لگا اور چھت میں سے

ایک پلیٹ آہستگی سے ہٹ گئی وہاں اتنا سوراخ
ہو گیا جس میں سے وہ جہاز باہر نکل سکے
"ہوشیار اب میں جہاز کو، سٹارٹ کرنے لگا ہوں"
چلوسک نے کہا اور ملوسک چوکنا ہوکر بیٹھ گیا۔
پھر چلوسک نے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو زور
سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی پوری مشینری میں
زندگی کی لہر دوڑ گئی چھوٹے چھوٹے بلب جلنے
بجھنے لگے۔ کئی سکرینیں روشن ہو گئیں۔ ایک سکرین
پر آسمان صاف نظر آرہا تھا۔ ایک سرخ رنگ
کا تیر اس پلیٹ پر موجود تھا چلوسک نے جب
ایک ڈائل گھمایا تو تیر حرکت کرنے لگا۔ چلوسک
ڈائل گھماتا گیا جب تیر چاند پر پہنچا تو اس
نے ڈائل گھمانا بند کردیا اور پھر اس نے سرخ
رنگ کے قریب موجود سبز رنگ کا بٹن دبا دیا
بٹن دبتے ہی انہیں ایک جھٹکا سا لگا۔ اور
دوسرے لمحے بڑی سکرین پر منظر تیزی سے بدلنے
لگے۔ رفتار بتلانے والی سوئی تیزی سے بڑے بڑے
ہندسے بتلانے لگی۔ اور پھر انہوں نے ایک سکرین
پر دیکھا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ چند لمحوں
میں دنیا کو چھوڑ کر خلا میں پہنچ گئے ہیں
اور ان کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چاند کی
طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"آہا ہا، کتنا دلچسپ منظر ہے مزہ آگیا واہ
اباجان کتنا اچھا جہاز بنایا ہے" ملوسک نے خوشی
سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھو اتنی تیز رفتاری کے باوجود بھی
محسوس نہیں ہو رہا کہ ہم سفر کر رہے ہیں ایسا
محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم اطمینان سے بیٹھے ہیں"
چلوسک نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اب وہ بڑے اطمینان سے بیٹھے اردگرد کا
نظارہ کر رہے تھے اور جہاز انتہائی تیز رفتاری
سے چاند کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

یہ ایک عجیب وغریب سا کمرہ تھا۔ اس کی دیواروں کا رنگ گہرا زرد تھا۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زرد رنگ کے بلبلوں سے بنی ہوئی ہوں۔ اس میں بلبلوں کی بنی ہوئی بے ڈھنگی سی مشینیں موجود تھیں اور ان مشینوں کے قریب ایک بڑا سا چھپکلی نما انسان کھڑا تھا اس کی باقاعدہ دم تھی منہ انسانوں کا سا تھا۔ جسم پر بلبلوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ بس یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے بڑی سی چھپکلی کھڑی ہو۔ بلبلے والی مشین پہ ایک بہت بڑا سا بلبلا تھا۔ جس

کیپسول نما جہاز صاف نظر آرہا تھا جو انتہائی تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چھپکلی نما انسان بڑے غور سے اس جہاز کو دیکھ رہا تھا اس کے مکروہ سے چہرے پر حیرت اور تعجب کے آثار نمایاں تھے پھر اس نے اپنا پنجہ آگے بڑھایا جس میں دس انگلیاں تھیں اور اس نے ایک بلبلے کو انگلی سے ٹھوکر ماری ٹھوکر لگتے ہی وہ بلبلا پھٹ گیا اور اس میں سے آواز نکلنے لگی۔ چوں، چرا، چاں، چوں، چرا، چاں، چاں، چوں بار بار یہی الفاظ دہرائے جا رہے تھے چھپکلی نما انسان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور پنجوں پر چلتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔ یہ ایک پورا شہر تھا۔ جس کے اوپر آسمان پر سرخ رنگ کی گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ شہر میں عام عمارتیں بلبلوں سے بنی ہوئی تھیں سڑکیں بھی عمارتیں بھی، سب ایسا لگتا تھا۔ جیسے یہ بلبلوں کا ملک ہو۔ اس میں بے شمار چھپکلی نما انسان چل پھر رہے تھے ان سب نے

بھی بلبلوں کے بنے ہوئے لباس پہنے ہوئے تھے۔ جیسے ہی یہ چھپکلی نما انسان عمارت سے باہر نکلا اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور ایک بلبلا تیرتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب پہنچ کر بلبلا درمیان سے پھٹ گیا اور وہ چھپکلی نما انسان اندر بیٹھ گیا اور بلبلا آگے بڑھ گیا۔ بلبلے کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلبلا ایک بڑی عمارت میں داخل ہوگیا اور ایک کمرہ میں جاکر رک گیا جہاں ایک چھپکلی نما عورت بلبلوں کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی اس کے سر پر سرخ رنگ کا بلبلا تاج کی طرح موجود تھا۔

"کیا بات ہے چوکم" عورت نے اسی چوں چرا چاں کی زبان میں آنے والے سے پوچھا۔

"ملکہ چارم ایک عجیب سی چیز آج میں نے دور کے آسمان میں دیکھی ہے ایسی چیز کہ اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی" چوکم نے اسے بتلایا اسکا لہجہ بےحد مودبانہ تھا۔

"ہمیں دکھلاؤ چوکم وہ کیا چیز ہے" ملکہ چارم نے کہا۔

اور چوکم نے ایک طرف بڑھ کر دیوار کے ایک بلبلے کو انگلی سے ٹھوکر ماری۔ ٹھوکر لگتے ہی بلبلا میں سے آسمان نظر آنے لگا۔ جس میں وہ جہاز بھی موجود تھا۔ جس میں چلوسک اور ملوسک موجود تھے۔

"واقعی یہ تو ایک نئی چیز ہے حیرت انگیز تمہارا دماغ کیا کہتا ہے چوکم" ملکہ نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ملکہ چارم میرا دماغ بتلاتا ہے کہ یہ کسی اور دنیا کا جہاز ہے کیونکہ عظیم چارم کی عظیم کتاب میں میں نے پڑھا تھا کہ اس آسمان میں اور بھی حیرت انگیز سیارے موجود ہیں میرے خیال میں یہ ان میں سے کسی سیارے کی کوئی چیز ہے" چوکم نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے تم صحیح کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے عظیم کتاب پڑھی ہے اور اس وقت پورے چارم میں تم جیسا عقل مند کوئی بھی نہیں ہے" ملکہ چارم نے جواب دیا۔ وہ چند لمحے بغور جہاز

کو دیکھتی رہی پھر اس نے چوکم سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ایسا نہیں ہوسکتا چوکم کہ ہم جہاز کو چارم میں لے آئیں اور دیکھیں کہ یہ کیا چیز ہے" ملکہ چارم نے کہا۔
"کیوں نہیں ہوسکتا ملکہ آپ حکم کریں میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں" چوکم نے فخریہ لہجے میں کہا۔
"تو پھر ٹھیک ہے اسے یہاں لے آؤ" ملکہ نے حکم دیتے ہوئے کہا۔
"بہتر ملکہ چارم میں اپنے کمرے میں جاکر اسکا بندوبست کرتا ہوں" چوکم نے کہا اور پھر وہ واپس چلدیا اور اسی طرح بلبلے میں بیٹھ کر سفر کرتا ہوا واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ بے ڈھنگی سی مشین موجود تھی اس نے مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بلبلوں کو انگلیوں سے ٹھوکریں مارنی شروع کردیں۔

چلوسک، ملوسک بڑے اطمینان سے جہاز میں بیٹھے اردگرد کے نظارے سے لطف اندوز ہورہے تھے کہ اچانک ان کے جہاز کو ایک جھٹکا سا لگا اور دوسرے لمحے ان کے جہاز کا رخ بدل گیا چلوسک نے دیکھا کہ سرخ رنگ کا تیر اب ایک اور چھوٹے سے ستارے پر جما ہوا تھا۔ چلوسک نے ڈائل گھمانے کی کوشش کی مگر ڈائل جام ہو چکا تھا۔
"یہ کیا ہوا چلوسک" ملوسک نے بھی چونک کر پوچھا۔

"ہمارے جہاز کا رخ بدل گیا ہے ملوسک اب یہ کسی اور ستارے کی طرف بڑھ رہا ہے" چلوسک نے پریشان کن لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ہوا جانے دو ہم نے سیر کرنی ہے چاند نہ سہی کسی اور ستارے کی سہی" ملوسک نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"مگر میں سوچ رہا ہوں کہ آخر جہاز کا رخ خودبخود کیسے بدل گیا" چلوسک نے اسی طرح پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے ہمارا جہاز خود بھی اس سیارے کی سیر کرنا چاہتا ہو"

ملوسک نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلوسک بھی اس کی بات پر ہنس پڑا۔ اس نے گو اپنی طرف سے جہاز کا رخ بدلنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ جہاز اسی ستارے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اور سکرین پر وہ ستارہ تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔

"مجھے بھوک لگ رہی ہے چلوسک۔ مجھے وہ گولی دو" ملوسک نے کہا۔

[illegible] لگ رہی ہے پتہ نہیں اس ستارے پر کچھ کھانے کو ملے یا نہیں دونوں ہی گولیاں کھا لیتے ہیں" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے گولیوں والا پیکٹ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے دو زرد رنگ کی گولیاں نکال کر ایک ملوسک کو دے دی اور ایک خود کھالی۔ گولی کھاتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے انہیں بھوک قطعاً لگی ہی نہ ہو اب وہ اطمینان سے بیٹھے اس ستارے کو دیکھ رہے تھے جو تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا آہستہ آہستہ ستارہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب انہوں نے دیکھا کہ ستارہ سرخ رنگ کے ایک غلاف میں چھپا ہوا ہے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پر ہر طرف سرخ رنگ کی دھند چھائی ہوئی ہو۔

"عجیب ستارہ ہے یہ بھی سرخ رنگ کا" چلوسک نے کہا۔

"پتہ نہیں یہاں کوئی انسان بھی رہتا ہے یا نہیں" ملوسک نے جواب دیا۔

پھر ان کا جہاز اس دھند میں داخل ہو گیا
اب اس کی رفتار خودبخود آہستہ ہو گئی تھی دھند
کراس کرتے ہی وہ حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ
انہیں وہاں عجیب و غریب عمارتیں صاف نظر آنے لگ
گئی تھیں۔ زرد رنگ کے بلبلوں کی بنی ہوئی عمارتیں
اور چھپکلی نما انسان وہ دونوں بڑی حیرت سے یہ
سب کچھ دیکھ رہے تھے اور ان کا جہاز اس
تسلسے پر آہستہ آہستہ گھومتا ہوا آخر ایک
بڑی سی عمارت کی چھت پر اتر گیا۔ چلوسک
نے بٹن دبا کر جہاز کی مشینری بند کر دی۔

"آؤ اب باہر چلیں" چلوسک نے کہا۔

"مگر معلوم نہیں باہر کی آب و ہوا کیسی ہو" ملوسک
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے ہم نے گولیاں کھا رکھی
ہیں اور اباجان نے بتلایا تھا کہ گولی کھانے
والے پر کسی قسم کی آب و ہوا کا کوئی اثر نہیں
پڑتا۔ چلوسک نے جواب دیا۔

ارے ہاں مجھے بھی یاد آ گیا" چلوسک نے کہا
اور پھر وہ اپنی کمر کے گرد کسی ہوئی بیلٹ
ہوئے تھا۔

"ارے دیکھو چھپکلی نما انسان" چلوسک نے اچانک
چونک کر کہا۔ اور ملوسک بھی یہ دیکھ کر حیران
رہ گیا کہ جہاز کے گرد دو بڑی بڑی چھپکلیوں
جیسے انسان موجود تھے ان کے جسموں پر زرد
رنگ کے جبلوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ ان میں
سے ایک عورت تھی اور ایک مرد، عورت کے سر
پر ایک سرخ رنگ کے بنے ہوئے بلبلے کا بنا
ہوا تاج تھا۔

"یہ ضرور یہاں کی ملکہ ہے ویسے ہو سکتا ہے
یہ خطرناک ہوں ہم اباجان کے بنائے ہوئے پستول
لے لیں" چلوسک نے کہا اور پھر انہوں نے
ایک طرف رکھے ہوئے پنسل نما پستول اٹھا کر اپنے
پاس رکھ لیے۔ چلوسک نے ایک بٹن دبایا تو جہاز
میں کھڑکی کھل گئی اور وہ دونوں باہر نکل آئے
انہیں باہر آتا دیکھ کر چھپکلی نما انسان حیرت سے
اچھل پڑے اور عجیب عجیب نظروں سے انہیں دیکھنے
لگے۔ باہر نکل کر چلوسک نے دروازہ بند کر دیا
اور پھر وہ ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"السلام علیکم میرا نام چلوسک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک ہے" اس نے آگے بڑھ کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ انہیں آگے بڑھتا دیکھ کر وہ دونوں ایکبار تو پیچھے ہٹ گئے مگر پھر مرد نے جو چوکم تھا رک کر کچھ کہا مگر ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چھپکلی چوں چراں چاں چوں کر رہی ہو۔

"نہیں تمہاری زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ چھپکلی نما انسانوں" چلوسک نے کہا۔

اور شاید اس بات کا احساس چوکم کو بھی ہوگیا مگر چونکہ اس نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی تھی اس لئے اس نے آگے بڑھ کر اپنی انگلی چلوسک کے کان پہ پھیری اور پھر اسی طرح اس نے ملوسک کے کان پہ بھی انگلی پھیری

"اب کیا میری بات تمہاری سمجھ میں آ رہی ہے حیرت انگیز مخلوق" چوکم بولا اور وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ انہوں نے چوکم کی بات بخوبی سمجھ لی تھی۔

"ہاں اب ہمیں سمجھ آ رہی ہے تم کون ہو۔ اور یہ کونسی دنیا ہے۔" چلوسک نے پوچھا۔

"اور تم چھپکلیوں جیسے کیوں ہو۔ کیا تم واقعی چھپکلی ہو" ملوسک نے پوچھا۔

"چھپکلی وہ کیا ہوتی ہے۔ میرا نام چوکم ہے اور اس کا نام چارم ہے یہ اس چارم کی ملکہ ہے میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی ہے" چوکم نے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"چارم" چلوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہم نے تو کبھی یہ نام نہیں سنا۔

"تم کون ہو اور کونسی دنیا سے تعلق رکھتے ہو" چوکم نے پوچھا۔

"میرا نام چلوسک ہے یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک ہے اور ہم کرہ ارض سے تعلق رکھتے ہیں یہ ہمارا جہاز ہے جو ہمارے ابا جان نے بنایا ہے ہم اس پر سیر کرنے نکلے تھے کہ جہاز خودبخود یہاں پہنچ گیا" چلوسک نے انہیں اپنے متعلق تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"کرہ ارض یہ کوئی نیا ستارہ ہے ہمیں اسکے متعلق معلوم نہیں تھا" چوکم نے جواب دیا۔

"کیا تم دونوں میاں بیوی ہو" اچانک ملوسک نے سوال کیا۔

"میاں بیوی وہ کیا ہوتا ہے" چوکم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ کیا تم دونوں نے شادی کر رکھی ہے" چلوسک نے انہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو" چوکم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو یار ملوسک ہمیں کیا یہ میاں بیوی ہیں یا نہیں" چلوسک نے ملوسک کو کہا۔

"ان دونوں کو نیچے لے آؤ ہم ان سے باتیں کریں گے" ملکہ چارم پہلی بار بولی اور پھر چوکم نے ان دونوں کو نیچے چلنے کو کہا اور وہ سب ایک بلبلے میں بیٹھ کر عمارت کے اندر آ گئے۔

چلوسک ملوسک دونوں حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے دیواریں بلبلوں کی بنی ہوئیں بلبلوں کے لباس، بلبلوں کی کرسیاں، بلبلوں کے ذریعے سفر، عجیب وغریب دنیا تھی۔ پھر ایک بڑے کمرے میں آکر وہ سب بیٹھ گئے۔

"انہیں اپنی دنیا کے متعلق تفصیل سے بتلاؤ" ملکہ چارم نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا اور چلوسک انہیں بتلانے لگا کہ دنیا میں کیسے سمندر ہیں اور دریا ہیں، پہاڑ ہیں، باغ ہیں، عمارتیں ہیں سڑکیں ہیں کاریں، موٹریں، بسیں، ریل گاڑیاں ہیں چلوسک نے انہیں تفصیل سے بتلایا اور وہ دونوں انتہائی حیرت سے سب کچھ سنتے رہے وہ بار بار سوال کرتے اور چلوسک انہیں اشارے کر کر کے سب کچھ بتلاتا جب وہ سب کچھ بتا چکا تو ملکہ چارم نے کہا۔

"ہائے کتنی خوبصورت اور دلچسپ دنیا ہوگی کاش میں وہاں جا سکتی"

"ملکہ چارم آپ کی نسل بھی وہاں موجود ہے اور ہم انہیں چھپکلیاں کہتے ہیں۔ وہ پروانے کھاتی ہیں۔ اور دیواروں سے چمٹی رہتی ہیں" ملوسک نے اسے بتلایا۔

"اچھا کمال ہے کیا وہ بھی ہماری طرح باتیں

کرتی ہیں" ملکہ نے حیران ہوکر پوچھا۔
"نہیں وہ باتیں نہیں کرتیں۔ ملوسک نے کہا۔
"ملکہ ہمیں اپنی دنیا کی سیر کراؤ۔ ہم یہاں
کی سیر کرنا چاہتے ہیں" چلوسک اچانک بول پڑا۔
"ہاں کیوں نہیں چوکم بڑے بلبلے کو بلاؤ ہم سب
مل کر سیر کریں گے" ملکہ نے چوکم سے کہا
اور چوکم نے ادب سے سر جھکایا اور پھر اس
نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک بڑا بلبلہ تیرتا
ہوا ان کے قریب آگیا۔ چوکم نے اپنی پتلی
انگلی سے اس پر ٹھوکر ماری۔ بلبلہ درمیان میں
سے پھٹ گیا اور پھر وہ چوکم کے کہنے پر
وہ سب اس بڑے سے بلبلے میں بیٹھ گئے
اور بلبلہ تیرتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔
یہ واقعی عجیب وغریب دنیا تھی ہر چیز بلبلوں
کی بنی ہوئی تھی کافی دیر تک سیر کرنے کے
بعد وہ واپس آئے۔ اب چلوسک ملوسک دونوں
تھک گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے سونے کا
ارادہ کیا چنانچہ انہیں بلبلوں کے بستر پہ پہنچا دیا
گیا۔ اور چوکم اور ملکہ چلی گئی وہ دونوں لیٹ گئے

"یار چلوسک واقعی عجیب وغریب دنیا ہے بالکل نئی
جب ہم اباجان کو بتلائیں گے تو وہ کتنے حیران
ہوں گے"۔ ملوسک نے کہا۔
"ہاں مگر اب ہم نے یہ دنیا دیکھ لی ہے
میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیئے
کیونکہ ہم نے صبح سے پہلے پہلے واپس بھی جانا
ہے" چلوسک نے کہا۔
"مگر کچھ دیر آرام کریں پھر چھت پر جا کر
جہاز پر بیٹھ جائیں گے اور چلے جائیں گے" چلوسک
نے بڑے اطمینان سے جواب دیا اور ملوسک کو
بھی اطمینان ہو گیا اور وہ دونوں آرام سے
سو گئے۔

ملکہ چارم اور چوکم ایک کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"چوکم ان انسانوں کی دنیا کتنی عجیب ہوگی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہم وہ دنیا دیکھ سکیں" ملکہ چارم نے کہا۔

"ہاں میرا اپنا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ دنیا دیکھوں" چوکم نے جواب دیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے ارضی انسانوں کا یہ جہاز موجود ہے یہ اگر ان کے ستارے سے ہمارے ستارے تک آسکتا ہے تو ہمارے ستارے سے ان کے ستارے تک بھی پہنچ سکتا ہے" ملکہ چارم نے تجویز پیش کی۔

"ملکہ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا ہم چلوسک اور طلوسک کو ساتھ لے کر کرۂ ارض کی سیر پہ چلیں گے" چارم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تعظیماً جھکتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ ان سے بات کرو میں زیادہ دیر انتظار نہیں کرسکتی" ملکہ چارم نے حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں دراصل نئی دنیا دیکھنے کا شوق بے حد بڑھ گیا تھا۔

چنانچہ چوکم ملکہ کے حکم پر چلوسک طلوسک کے پاس پہنچ گیا جو ابھی ابھی سوکر اٹھے تھے اور اب واپس جانے کے متعلق سوچ رہے تھے۔

"چلوسک طلوسک میں اور ملکہ چارم تمہارے ستارے کی سیر کرنا چاہتے ہیں تم اٹھو اور ہمیں اپنے جہاز میں ساتھ لے کر اپنے ستارے کی طرف چل دو" چوکم نے جاتے ساتھ ہی انہیں ملکہ کا حکم سنایا۔ چوکم کی بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ پھر چلوسک نے جواب دیا۔

"مگر چوکم اس جہاز میں تو اتنی جگہ بھی نہیں
کہ ہم سب اس میں جا سکیں۔"
"اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر اس جہاز کی
تمام باتیں مجھے بتلادو۔ میں اور ملکہ اس پر
تمہارے کرہ کی سیر کر آتے ہیں۔ جب تک
ہم واپس نہ آئیں تم یہیں رہو۔ ہم جب واپس
آ جائیں تو تم چلے جانا" چوکم نے تجویز پیش
کرتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم جہاز تمہارے حوالے
نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے
ابھی واپس جانا ہے ہمارا والد ہمارا انتظار کر رہا
ہو گا۔" چلوسک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔
چلوسک کا جواب سن کر چارم کے انسانی چہرے
پر شدید غصے کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے
تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"سنو ارضی انسانوں میں چارم کا عظیم چوکم ہوں
میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی ہے
اس لئے میں جو کچھ کہتا ہوں اسے کوئی نہیں

ٹھکرا سکتا۔ حتیٰ کہ ملکہ چارم بھی، یہاں میری حکومت
ہے میری اجازت کے بغیر یہاں ایک بلبلہ بھی
نہیں پھٹ سکتا۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا
ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسکی تعمیل کرو"
"سنو چوکم تم چاہے جو مرضی آئے کہو۔ ہم
تمہارے حکم کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے
بغیر تم اس جہاز کو استعمال کر سکتے ہو۔ اسلئے
تم ہمیں مہمانوں کی طرح خوشی خوشی رخصت کرو
تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔" چلوسک نے انتہائی
جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آخر اس
کی رگوں میں بھی جرمن خون دوڑ رہا تھا۔
"یہ بات ہے تو پھر تمہیں اس حکم عدولی کی
خوفناک سزا ملے گی۔ تمہیں بلبلوں میں تبدیل کر دیا
جائے گا۔" چوکم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا
اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ شاید وہ
انہیں سزا دینے کے لئے انتظامات کرنے گیا تھا۔
"چلوسک آؤ یہاں سے بھاگ چلیں ہمارا جہاز اوپر
موجود ہے اس سے پہلے کہ چوکم کوئی حرکت
کرے۔ ہم یہاں سے نکل جائیں" چلوسک نے بھائی

کو تجویز پیش کی۔
"ہاں آؤ چلوسک یہی ہمارے لئے بہتر ہو گا۔" ملوسک نے بھی اس کی تجویز کی تائید کرتے ہوتے کہا۔
اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے سے نکل کر عمارت سے باہر کو جانے لگے کیونکہ انہیں اوپر جانے کے لئے کہیں بھی سیڑھیاں نظر نہیں آئی تھیں انہوں نے سوچا کر کسی بھی بلبلے میں بیٹھ کر اوپر جہاز تک چلے جائیں گے۔ عمارت سے باہر نکلنے تک انہیں کسی نے بھی نہ روکا اور وہ بڑی آسانی سے عمارت سے باہر نکل آئے فضا میں بہت سے بلبلے تیرتے پھر رہے تھے چلوسک نے ایک بلبلے کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اور پھر ان کے قریب آکر رک گیا بلبلہ درمیان سے پھٹ گیا اور وہ دونوں اچھل کر اس کے اندر بیٹھ گئے۔
"اس عمارت کی چھت پر چلو۔" چلوسک نے یوں بلبلے سے مخاطب ہو کر کہا جیسے بلبلہ کوئی جاندار ہو جو اس کی بات سمجھتا ہو۔ بلبلہ تیزی سے اوپر اٹھنے لگا مگر ابھی وہ عمارت کی چھت تک نہیں پہنچا تھا کہ اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کا رخ بدل گیا اب وہ تیزی سے دور ہٹنے لگا۔
"ارے ارے یہ کہاں جا رہے ہو۔" ملوسک نے بلبلے کا رخ بدلتے دیکھ کر چیخ کر کہا اسی لمحے ان کے کانوں میں چوکم کی آواز سنائی دی۔
"چلوسک ملوسک اب اپنی نافرمانی کی سزا بھگتو یہ بلبلہ اب ہمارے حکم سے تمہیں ایک ایسی جگہ لے جائیگا جہاں تم خود بھی بلبلوں میں تبدیل ہو جاؤ گے۔"
"مگر ہمارا جہاز" چلوسک نے پریشان ہوکر کہا۔
"تم جہاز کی فکر نہ کرو میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہوئی ہے میں جلد ہی جہاز کو اچھی طرح سمجھ لوں گا۔ اب یہ جہاز میرے اور ملکہ چارم کے کام آئے گا۔" چوکم نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں خوف کا

گھونٹ پی کر رہ گئے انہوں نے بلبلے سے باہر نکلنے کی بھی کوشش کی مگر ایک تو بلبلہ خاصی بلندی پر تھا پھر وہ درمیان سے کسی طور بھی نہ پھٹا اور وہ یوں بلبلے کے اندر قید ہو کر رہ گئے جیسے وہ کسی مضبوط کمرے میں قید ہوں۔ بلبلے سے باہر کا نظارہ انہیں صاف نظر آرہا تھا اب وہ راضی برضا بیٹھے سب کچھ دیکھ رہے تھے ان دونوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ مگر وہ بے بس تھے۔ کر بھی کیا سکتے تھے بلبلہ تیزی سے سفر کرتا ہوا آبادی سے دور ہوتا چلا گیا اب دور دور تک ویرانی ہی ویرانی تھی۔ زرد رنگ کی ریتلی قسم کی زمین کے سپاٹ میدان اور پھر انہیں دور سے بلبلے زمین سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوتے نظر آنے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ بلبلے کسی مشین سے بن کر باہر آرہے ہوں۔ مختلف رنگوں کے بلبلے تھے بلبلے زمین سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوتے اور پھر تیزی سے آبادی کی طرف بڑھتے چلے جاتے اور ان کا بلبلہ اسی طرف

جا رہا تھا جدھر سے بلبلے آرہے تھے۔

ابھی بلبلے اٹھنے کی جگہ کافی دور تھی کہ اچانک طوسک کو ایک خیال آگیا اس نے پھرتی سے جیب سے پنسل نما پستول نکال لیا۔

"ارے ارے کیا کر رہے ہو ٹھہرو" چلوسک نے اسے پستول نکالتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ مگر طوسک نے پستول کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس میں سے سبز رنگ کی ایک تیز شعاع نکلی اور پھر ایک دھماکہ سا ہوا اور بلبلہ کسی غبارے کی طرح پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے زمین پر جا گرے۔ مگر زمین چونکہ کسی ربڑ کی طرح نرم تھی اس لئے انہیں قطعاً چوٹ نہ آئی۔

"بلبلے کی قید سے تو نکلے" طوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ہم دوبارہ آبادی کی طرف چلیں کیونکہ ہم نے کسی نہ کسی طرح جہاز پر قبضہ تو کرنا ہے تب ہی ہم اس خطرناک ستارے سے باہر نکل سکیں گے" چلوسک نے اٹھ کر

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر آبادی تو یہاں سے بے حد دور ہے۔"
طوسک نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں اپنے پیروں کے نیچے سے ایک مدھم سی آواز سنائی دی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی بول رہا ہو۔ انہوں نے زمین سے کان لگا دیئے تو انہیں آواز سنائی دی۔

"معلوم نہیں یہ تو کوئی عجیب وغریب مخلوق ہے بالکل نئی اور یہ بلبلے سے کودی ہے۔"

"کون ہے یہاں سامنے آئے ہم دوست ہیں دشمن نہیں" چلوسک نے زور سے چیختے ہوئے کہا چند لمحے تک خاموشی چھائی رہی پھر اچانک زمین ان کے قدموں تلے سے کھسکنی شروع ہوگئی وہ دوڑ کر ایک طرف ہٹ گئے جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں سے زمین پھٹ گئی اور پھر ایک چھپکلی نما انسان نے سر باہر نکالا۔

"تم کون ہو" اس چھپکلی نما انسان نے پوچھا۔

"ہم کرہ ارض کے انسان ہیں ہمارا نام چلوسک طوسک ہے" چلوسک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کرہ ارض کے انسان" چھپکلی نما انسان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا پھر اس نے کہا میرے پیچھے آؤ اور چلوسک طوسک اس کے پیچھے چلتے ہوئے زمین کی اس دراڑ میں گھستے چلے گئے۔ پھر جیسے ہی وہ اندر گئے انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک کافی کھلی جگہ تھی جہاں بلبلوں کی بجائے زرد ریت کی بنی ہوئی چیزیں موجود تھیں وہیں درمیان میں ایک بوڑھا چھپکلی نما انسان بیٹھا ہوا تھا بوڑھا اس لئے کہ اس کے تمام جسم پر جھریاں ہی جھریاں تھیں

"یہ کون ہیں آدام" بوڑھے نے پوچھا۔

"بادشاہ چارم یہ کرہ ارض کے انسان ہیں۔" آدام نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کرہ ارض کے انسان اوہ، وہی کرہ جسکے متعلق علیم چارم کی عظیم کتاب میں بھی ذکر موجود ہے" بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بادشاہ چارم اس لئے میں انہیں ساتھ لے آیا ہوں کہ شاید آپ ان سے بات کرنا چاہیں" آدام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں" بوڑھے نے کہا اور پھر وہ چلوسک طوسک سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"کرۂ ارض کے انسانوں مجھے اپنے متعلق تفصیل سے بتلاؤ۔"

چلوسک نے اپنے متعلق جہاز کے متعلق اور پھر ملکہ چارم اور چوکم کے متعلق اور پھر بلبلے میں اپنی قید اور وہاں سے رہائی تک کے تمام حالات تفصیل سے بوڑھے کو بتلا دیے۔

"ہوں تو نافرمان چوکم نے تمہیں سزا دی ہے مگر تم نے اس بلبلے سے نجات حاصل کیسے کی؟" بوڑھے نے کہا۔ اور چلوسک نے اپنے پستول کے متعلق بتلایا۔

"خوب تم کرۂ ارض والے بہت ہوشیار اور ذہین ہو۔" بوڑھے کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پیدا ہوئے۔

"مگر بادشاہ چارم آپ بھی تو اپنے متعلق بتائیں کہ آپ یہاں کیوں چھپے ہوئے ہیں" چلوسک نے سوال کیا۔

"ہاں سنو۔ دراصل اس ستارہ چارم کا اصل حکمران

میں ہوں میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ کر یہاں یہ سب چیزیں بنائیں بلبلوں سے کام لیا، عمارتیں بنائیں۔ چارمیوں کو عقل دی انہیں رہنے سہنے کا طریقہ سمجھایا ہمارے ہاں چارم عورت اور چارم مرد اپنی اپنی مرضی سے اکٹھے رہتے ہیں اس طرح چارمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ میں ایک چارم عورت کے ساتھ رہنے لگا۔ جو آج کل چارم کی ملکہ ہے۔ پھر ہم دونوں کی تعداد بڑھی اور یہ آوام آگیا۔

"مطلب یہ کہ ملکہ چارم آپ کی بیوی اور آوام آپ کا بیٹا ہے" چلوسک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم بیوی اور بیٹے کی بات تو نہیں جانتے تم اگر ایسا ہی کہتے ہو تو ایسے ہی سہی" بوڑھے نے جواب دیا۔

"ہاں ہمارے ہاں ایسے ہی ہوتا ہے اس لئے ہم ملکہ چارم کو آپ کی بیوی اور آوام کو آپ کا بیٹا کہیں گے تاکہ ہمیں سمجھنے میں آسانی ہو۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تو یوں سمجھ لو جب میرا بیٹا بڑا ہوا تو میرا نائب چوکم جس نے مجھ سے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی تھی۔ میری بیوی سے مل گیا۔ اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ ان دونوں نے مل کر مجھے اور میرے بیٹے آدام کو علیحدہ کردیا۔ اور عظیم چارم کی عظیم کتاب پر قبضہ کرلیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں انہوں نے یہاں پھینکوا دیا۔ اب ہم دونوں یہاں رہتے ہیں" بوڑھے نے انہیں تفصیل سے تبلایا۔

"مطلب یہ ہوا کہ چوکم اور ملکہ نے مل کر آپ کے خلاف سازشش کی اور آپ سے اقتدار چھین کر آپ کو جلاوطن کر دیا۔ ملوسک نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی سمجھ لو" بوڑھے نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھئے بادشاہ چارم اس وقت ہم دونوں چوکم کے ستائے ہوئے ہیں ہم نے اس سے جہاز حاصل کرنا ہے اور آپ نے اقتدار، چونکہ ہمیں یہاں کے صحیح حالات کا علم نہیں آپ کو علم ہے

س لئے آپ ہمیں بتائیں کہ ایسا کونسا طریقہ ہو سکتا ہے جس سے یہ کام ہوسکے۔ کام ہم کریں گے" چلوسک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو چلوسک تم بےحد ذہین مخلوق ہو۔ چوکم اور ملکہ سے جہاز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم انہیں کسی طرح اس آبادی سے باہر لے آؤ اور اس دوران عظیم چارم کی عظیم کتاب پر قبضہ کرلو۔ جب کتاب تمہارے قبضے میں آ جائیگی تو تم چارم کے حکمران بن جاؤ گے۔" بوڑھے نے اسے تبلایا۔

"مگر ہمیں تو معلوم نہیں کہ وہ عظیم کتاب کونسی ہے اور کہاں ہے اور اس پر قبضہ کیسے کیا جا سکتا ہے" چلوسک نے جواب دیا۔

"وہ عظیم کتاب ایک علیحدہ عمارت میں ہے اور اس پر چارمیوں کا زبردست پہرہ ہے آدام نے پہلی بار بات میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے" چلوسک نے جواب دیا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ تمہیں بتلا

سکون" آدام نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوتے کہا"
"یہ بھی ٹھیک ہے اس طرح ہمیں آسانی
رہے گی" ملوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"بادشاہ چارم ایک بات تو بتلاؤ یہاں سے تھوڑی
دور بلبلے بن کر اٹھ رہے ہیں۔ یہ کہاں سے
بنتے ہیں اور کیسے بنتے ہیں" چلوسک نے پوچھا۔
"یہاں سے تھوڑی دور بلبلوں کا ایک بہت بڑا
ذخیرہ ہے جب میں نے عظیم کتاب پڑھی تو اس
کرہ پر بلبلوں کا راج تھا ہر طرف بلبلے ہی بلبلے
تھے پھر میں نے ان بلبلوں پہ قابو پایا اور
ان بلبلوں کی مدد سے عمارتیں بنائیں۔ اِن
کے ذریعے سفر کرنا سیکھا اور اس طرح ہم
نے اپنی آبادی بنائی" بوڑھے نے جواب دیا۔
"سب سے پہلے ہم وہ جگہ دیکھیں گے
جہاں یہ بلبلے بنتے ہیں" چلوسک نے کہا۔
"ہاں دیکھ آؤ۔ آدام تمہیں وہ جگہ دکھا
دے گا۔ اور بلبلوں پر کنٹرول کرنا بھی
سکھا دے گا" بوڑھے نے جواب دیا۔

"آؤ آدام چلیں ہمیں وقت ضائع نہیں
کرنا چاہیئے" چلوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور
پھر چلوسک ملوسک اور آدام زمین سے باہر
نکل آئے اب ان کا رخ اس طرف تھا
جدھر سے وہ بلبلے نکل رہے تھے۔

چوکم اور ملکہ چارم دونوں بلبلوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے ان کے سامنے ایک بے ڈھنگی سی مشین موجود تھی جس میں ایک سرخ رنگ کے بلبلے سے انہیں پورے ستارے کا منظر صاف نظر آرہا تھا اسوقت سرخ رنگ کے بلبلے پر ایک چھوٹا سا بلبلہ صاف نظر آرہا تھا جو تیزی سے آبادی سے دور ہٹتا چلا جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد یہ بلبلہ بلبلم میں مل جائیگا اور کرہ ارض کے یہ دونوں نافرمان انسان بھی بلبلوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور اسطرح ہم ان کے جہاز پر قبضہ کر لیں گے" چوکم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک وہ دونوں بری طرح اچھل پڑے کیونکہ سرخ رنگ کے بلبلے میں سے نظر آنے والے چھوٹا سا بلبلہ اچانک پھٹ گیا اور چلوسک ملوسک قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے زمین پر جا گرے۔

"اوہ انہوں نے بلبلے کو ختم کردیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے بلبلہ کیسے ختم ہوسکتا ہے یہ نئی بات ہے" چوکم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ہمارے کرہ پر پہلی بار ہوا ہے کہ کوئی بلبلہ ختم ہوگیا اگر اسی طرح تمام بلبلے ختم ہو گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا" ملکہ نے بھی تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے یہ آوام کی شکل نظر آرہی ہے" چوکم ایکبار پھر حیرت سے اچھل پڑا۔

"ہاں واقعی یہ تو آوام ہے اوہ یہ تو ان دونوں کو بادشاہ کے پاس لے جارہا ہے" ملکہ

چارم کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"تم گھبراؤ نہیں ملکہ میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی ہے اور یہ عظیم کتاب ہمارے قبضے میں ہے اس لئے یہ کرہ ارض کے انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" چوکم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر بادشاہ چارم نے بھی تو عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھی ہوئی ہے وہ کہیں ان کرہ ارض کے انسانوں کو غلط مشورہ نہ دیدے" ملکہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"تم گھبراؤ مت ملکہ چارم واکمہ آدام کو [illegible] میں سب سنبھال لوں گا" چوکم نے۔ اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اندرونی طور پر وہ بھی گھبرایا ہوا ہے۔

"میں کیسے جاؤں میں سب کچھ دیکھ کر جاؤں گی" ملکہ نے جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ چوکم کوئی جواب دیتا ملوسک اور ملوسک زمین سے باہر نکلتے نظر آئے ان کے ساتھ آدام بھی تھا۔

"ارے ان کے ساتھ تو آدام بھی ہے" ملکہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں" چوکم نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ بغور ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھو ملکہ چارم کتنے بیوقوف ہیں یہ کرہ ارض کے انسان یہ ببلم کی طرف جا رہے ہیں جہاں جاکر یہ اور آدام سب ببلوں میں مل جائیں گے" چوکم نے بے اختیار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بے حد بیوقوف ہیں مگر آدام تو سب کچھ جانتا ہے وہ کیوں ادھر جا رہا ہے کیا بادشاہ چارم نے اسے نہیں بتلایا کہ ادھر جاکر وہ خود بھی ببلا بن جائے گا" ملکہ نے کہا

"یہ عظیم چارم کی کامیابی ہے کہ اس نے ہمارے دشمنوں کے دماغ خراب کردیئے ہیں" چوکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بند کرو چوکم اسے' اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ ہم پر کوئی فتح نہیں پاسکتا۔ تم اس جہازنہ کے متعلق جاننے کی کوشش کرو میں جلد سے

جلد کرۂ ارض کی سیر کرنا چاہتی ہوں" علیم چارم
نے کہا اور پھر وہ خود اٹھ کر عمارت کے
اس حصے کی طرف چلدی۔

اس کے جانے کے بعد چوکم نے ایک
بلبلے پر انگلی سے ٹھوکر ماری اور وہ بلبلہ
جیسے بجھ سا گیا چوکم تیزی سے اس حصے سے
نکل کر عمارت سے باہر آیا اور پھر ایک بلبلے
پر بیٹھ کر آبادی کے مشرق کی طرف جانے لگا
کافی دور سرخ رنگ کے بلبلوں کی ایک چھوٹی
سی عمارت علیحدہ کھڑی تھی اس عمارت کے گرد
بے شمار چھپکلی نما انسان یوں ایک دوسرے کے ساتھ
چمٹے ہوئے کھڑے تھے کہ سوئی تک ان کے
درمیان سے نہیں گذر سکتی تھی۔ چوکم عمارت سے
تھوڑی دور بلبلے سے نیچے اتر آیا اور پھر
اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا اسے اپنی طرف
آتا دیکھ کر چھپکلی نما انسان پہلے اس کے
سامنے سجدے میں گرے پھر انہوں نے سمٹ
کر عمارت کا دروازہ چھوڑ دیا اور چوکم بڑے
فخر سے سر اٹھائے عمارت کے اندر داخل ہوا۔

اندر ایک اور دروازہ تھا جو سبز رنگ کے
بلبلوں کا بنا ہوا تھا۔ اور بند تھا چوکم اس
دروازے کے سامنے جاکر زمین پر لیٹ کر اپنا
سر تیزی سے رگڑنے لگا اس کے منہ سے الفاظ
نکل رہے تھے "علیم چارم، علیم چارم، علیم چارم مجھے
اپنی کتاب سے کچھ حاصل کرنے کی اجازت دیدو"
وہ بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا کافی دیر کے
بعد سبز رنگ کے بلبلے یکے بعد دیگرے پھٹنے
لگے۔ اور پھر دروازے کے درمیان سے اتنی
جگہ بن گئی کہ چوکم باآسانی اس کے اندر داخل
ہو سکتا۔

چوکم کے اندر داخل ہوتے ہی بلبلے دوبارہ
اپنی جگہ پر قائم ہوگئے اور دروازہ بند ہوگیا
اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بلبلوں کی
ایک میز کے اوپر نیلے رنگ کا ایک بہت
بڑا بلبلہ موجود تھا اس بلبلے کے اندر روشنی کی
لہریں کوند رہی تھیں۔ روشنی اتنی تیز تھی جیسے
ہزاروں بلب جل رہے ہوں۔
علیم چارم کی عظیم کتاب مجھے کرۂ ارض کے جہاز

کے متعلق علم چاہیئے" چوکم نے عاجزانہ لہجے میں اس بلبلے کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔
کافی دیر تک روشنیاں چمکتی رہیں پھر روشنیاں یکدم ماند پڑ گئیں اور اس بلبلے کے اندر جلوسک جلوسک کا جہاز نظر آنے لگا مگر جہاز بند تھا کافی دیر تک جہاز نظر آتا رہا مگر وہ کھلا نہیں پھر اچانک جہاز غائب ہو گیا اور روشنیاں دوبارہ چمکنے لگیں۔
"عظیم کتاب ابھی مجھے علم نہیں دینا چاہتی" چوکم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مایوسی کے عالم میں واپس مڑ گیا۔ سبز دروازے پر گر گڑا کر اس نے اسے کھولا اور پھر ڈھیلے قدموں سے عمارت سے باہر آ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جب تک کرہ ارض کے انسان بلبلے میں شامل نہیں ہو جاتے اور ان کے بلبلے چارم میں نہیں پھیل جاتے۔ عظیم کتاب ان کا علم اسے منتقل نہیں کرے گی۔ اس لئے اسے سب سے پہلے کرہ ارض کے انسانوں کو ختم کرنا چاہیئے یہی سوچتا ہوا وہ دوبارہ ایک بلبلے میں بیٹھ کر واپس شاہی عمارت کی طرف چل پڑا۔ شاہی عمارت میں ملکہ چوکم اس کے انتظار میں تھی۔
"کیا تمہیں جہاز کا علم مل گیا" ملکہ نے اس کے آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
"نہیں ملکہ جب تک کرہ ارض کے انسان بلبلم میں شامل نہیں ہوتے عظیم کتاب ان کا علم مجھ تک منتقل نہیں کرے گی۔ چوکم نے جواب دیا اور ملکہ کے چہرے پر مایوسی امنڈ آئی۔

چلوسک ملوسک اور آدام تینوں تیزی سے چلتے ہوئے بلبلم کی طرف بڑھتے چلے گئے جب وہ قریب گئے تو چلوسک ملوسک یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ وہاں مختلف رنگوں کے پانی کا ایک بہت بڑا سمندر تھا جس میں مختلف رنگوں کے بلبلے بن رہے تھے اور بن کر اوپر اٹھتے اور آبادی کی طرف بڑھتے چلے جاتے تھے جس جگہ بلبلے بن رہے تھے وہ اس سمندر کے عین وسط میں تھی بلبلے بڑی باقاعدگی سے بن رہے تھے زیادہ تر زرد رنگ کے بلبلے بن رہے تھے مگر کبھی کبھی سبز اور سرخ رنگ کے بلبلے بھی بن جاتے مگر وہ تعداد میں بے حد کم تھے۔

"یہ بلبلے کیسے بنتے ہیں" چلوسک نے آدام سے پوچھا

"عظیم چارم کے حکم سے جو اس کرہ کا اصل مالک ہے" آدام نے جواب دیا۔

"یہ بلبلے اگر بننے بند ہو جائیں تو کیا ہوگا؟" ملوسک نے پوچھا۔

"اگر یہ بلبلے بند ہو جائیں تو کرہ چارم کی ترقی رک جائے گی نئی عمارتیں، سواریاں ختم ہو جائیں گی اور چارمیوں کو خوراک ملنی بند ہوجائیگی کیونکہ زرد رنگ کے بلبلے ہی چارمیوں کی خوراک ہے" آدام نے نیا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے مگر تم اور بادشاہ کو خوراک کے لئے بلبلے کہاں سے ملتے ہیں" ملوسک نے پوچھا

"روزانہ ایک ایک بلبلا ہمارے پاس کھانے کیلئے آتا ہے" آدام نے جواب دیا۔

"یہ پانی کس قسم کا ہے" ملوسک نے اچانک جھک کر پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ٹھہرو اس طرح اس میں ہاتھ مت ڈالو" چلوسک نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ملوسک کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر اس کے ہاتھ کے اچانک دھکا لگنے سے ملوسک کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے سر کے بل مختلف رنگوں کے سمندر میں گر پڑا۔

"بچاؤ۔ بچاؤ" ملوسک نے گھبرا کر چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈوبتا چلا گیا۔

"ملوسک ملوسک" چلوسک نے بھائی کو ڈوبتے دیکھا تو بے اختیار اس عجیب وغریب سمندر میں کود پڑا اور پھر چند لمحوں تک ہاتھ پیر مارنے کے بعد وہ بھی سمندر کی تہہ میں ڈوبتا چلا گیا۔ انہیں اس طرح ببلبم میں غرق ہوتا دیکھ کر آوام کے چہرے پر زبردست مایوسی امنڈ آئی اور وہ چند لمحے تک اس سمندر کو دیکھنے کے بعد خاموشی سے واپس پلٹ گیا کیونکہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ کرۂ ارض کے دونوں انسان ببلبم میں فنا ہو گئے ہیں۔

ادھر ملوسک جیسے ہی سمندر کی تہہ میں اترا وہ اترتا ہی چلا گیا حیرت انگیز بات یہ تھی کہ سمندر کی تہہ میں جانے کے باوجود نہ ہی اس کا سانس رکا تھا اور نہ ہی وہ عجیب وغریب سیال اس کی آنکھوں اور منہ میں گھس رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس سمندر کی مچھلی ہو وہ بڑے اطمینان سے سمندر میں تیر رہا تھا اور پھر اسے دور چلوسک بھی تیرتا ہوا نظر آگیا ادھر شاید چلوسک نے بھی اسے دیکھ لیا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آپس میں مل گئے پھر ان دونوں نے اوپر اٹھنے کی بےحد کوشش کی مگر بے سود، وہ خودبخود اس عجیب وغریب سمندر کی تہہ کی طرف کھنچتے چلے جارہے تھے۔ پھر انہیں دور سے ہی وہ جگہ بھی نظر آگئی جہاں سے بلبلے اٹھ اٹھ کر سطح کی طرف جا رہے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ انکا رخ بھی ادھر ہی ہے۔

"اب کیا ہوگا" اچانک ملوسک کی آواز چلوسک

کے کانوں میں پڑی اور وہ چونک پڑا۔

"کیا ہم یہاں بول بھی سکتے ہیں۔" چلوسک نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اسے خودبخود اپنے سوال کا جواب بھی مل گیا کیونکہ وہ بڑے آرام سے بول رہا تھا۔ اور یہ عجیب وغریب پانی اس کے حلق میں بھی نہیں جا رہا تھا۔

"بڑا عجیب سمندر ہے یہ بھی، نہ ہی ہمارا سانس گھٹ رہا ہے اور نہ آنکھیں بند ہو رہی ہیں اور نہ ہی بولتے وقت کوئی چیز ہمارے حلق میں جاتی ہے" ملوسک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ملوسک ہم اپنی دنیا میں تو نہیں، ظاہر ہے یہاں کی ہر چیز عجیب ہوگی" چلوسک نے جواب دیا۔ مگر اس کی نظریں ادھر ہی جمی ہوئی تھیں جہاں سے بلبلے اٹھ رہے تھے۔ اب وہ دونوں اس جگہ کے بے حد قریب پہنچ گئے تھے۔

"یہاں یہ بلبلے کیسے بن رہے ہوں گے" ملوسک نے ایکبار پھر سوال کیا۔

"میرے خیال میں یہاں سمندر کے نیچے سے

ہوا اندر داخل ہو رہی ہے جس کی وجہ سے بلبلے بن رہے ہیں۔" چلوسک نے جواب دیا۔

اور پھر وہ دونوں اس جگہ کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ عین اس جگہ جہاں سے رنگ برنگے بلبلے مسلسل نکل کر اٹھ رہے تھے ایک کافی بڑی چٹان نما کوئی چیز پڑی تھی جس میں مختلف سائز کے سوراخ تھے۔ ان سوراخوں میں سے بلبلے باہر نکل رہے تھے

"یہ کیا چیز ہے" ملوسک نے حیران ہوکر اس چٹان نما چیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے اسفنج نما کوئی چیز لگتی ہے" چلوسک نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

ملوسک بھی آگے بڑھا اور وہ دونوں اس کے گرد رک گئے اور بغور اسے دیکھنے لگے چلوسک نے ڈرتے ڈرتے اپنی انگلی اس طرف بڑھائی اور پھر جیسے ہی اس کی انگلی اس چٹان نما چیز سے لگی چلوسک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بجلی کی تیز لہر دوڑ گئی ہو۔ وہ جھٹکا کھا کر دور جا گرا اور دوسرے لمحے چلوسک

پریشانی کے عالم میں چیخ پڑا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ چٹان میں سے ایک سرخ رنگ کا بلبلہ نکل کر تیزی سے چلوسک کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے چلوسک اس بلبلے میں بند سا گیا تھا۔ اب وہ نظر بھی نہیں آرہا تھا اور وہ سرخ رنگ کا بلبلہ چلوسک کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہوا تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا ملوسک نے اسے پکڑنا چاہا مگر ملوسک اٹھ ہی نہ سکا۔ اس سمندر کی یہ صفت عجیب و غریب تھی کہ اس میں سے صرف بلبلہ ہی اوپر اٹھ سکتا تھا جب چلوسک والا بلبلہ غائب اوپر نکل گیا تو ملوسک نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اپنی انگلی پوری قوت سے اس چٹان میں گھسیڑ دی واقعی وہ اسفنج قسم کی کوئی چیز تھی۔ ملوسک کو بھی ایک زور دار جھٹکا لگا اور اسی طرح ایک سرخ رنگ کا بلبلہ ایک سوراخ سے نکل کر اس پر چھا گیا۔ چلوسک نے دیکھا کہ اب وہ بلبلے کے اندر قید ہے اور اب وہ اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا

مگر وہ بڑی آسانی سے باہر سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کی سطح سے نکل کر فضا میں بلند ہوگیا اور اب اسکا رخ آبادی کی طرف تھا ملوسک سوچ رہا تھا کہ نجانے چلوسک کہاں پہنچ گیا ہوگا اور اب وہ دونوں کیسے مل سکیں گے مگر چونکہ اس سمندر سے باہر نکلنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا اس لئے وہ خاموش رہا تھوڑی دیر بعد ملوسک کا بلبلہ آبادی کے اوپر پہنچ گیا مگر وہ ابھی تیزی سے آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد ملوسک نے دیکھا کہ اسکا بلبلہ عمارت کے اوپر پہنچ گیا ہے جہاں چوکم اور ملکہ چارم رہتے تھے بلبلہ وہاں پہنچکر آہستہ آہستہ نیچے اترا اور پھر عمارت کے دروازے پر پہنچ کر وہ اچانک پھٹ گیا اور ملوسک باہر زمین پر آپڑا جیسے ہی وہ زمین پر گرا اچانک چاروں طرف سے چھپکلی نما انسان امڈ پڑے اور انہوں نے ملوسک کو مضبوطی سے پکڑ لیا ملوسک نے اپنے آپکو چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ تعداد میں زیادہ تھے اور پھر ان کی گرفت بھی مضبوط تھی اسلئے ملوسک بے بس

سا ہوکر رہ گیا۔ چھپکلی نما انسان اسے ہاتھوں میں پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس شاہی عمارت کے قریب موجود سرخ رنگ کی چھوٹی سی عمارت کی طرف لے چلے اس عمارت کے دروازے میں داخل ہو کر وہ اسے ایک کونے میں لے گئے پھر ان میں سے ایک نے وہاں بلبلوں کے بنے ہوئے دروازے پر انگلی سے ٹھوکر ماری دروازے کے بلبلے ایک طرف ہٹتے چلے گئے اور وہاں دروازہ سا بن گیا اور چھپکلی نما انسانوں نے اسے اس دروازے کے اندر پھینک دیا اسے اندر پھینکتے ہی بلبلے دوبارہ اپنی جگہ جم گئے۔

طوسک جیسے ہی اندر گرا اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ بلبلوں کے ڈھیر پر جا گرا ہو۔

"طوسک تم" اچانک چلوسک کی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور وہ چونک کر اٹھا۔ اور اب اسے تمام منظر صاف نظر آنے لگ گیا تھا یہ بلبلوں کا بنا ہوا چھوٹا سا کمرہ تھا جسکا فرش بھی بلبلوں کا بنا ہوا تھا اور اسکے ایک کونے میں چلوسک بیٹھا ہوا تھا۔ طوسک، بڑے اطمینان سے بلبلوں پر چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ ہمارے ساتھ کیا ہورہا ہے۔" طوسک نے بڑے پریشان لہجے میں کہا۔

خود میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم کس چکر میں پڑگئے ہیں" چلوسک نے مایوس لہجے میں جواب دیا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں جارحانہ قدم اٹھانا پڑیگا تب ہی یہاں سے جان چھٹے گی۔" طوسک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا جارحانہ قدم اٹھائیں، غیر ستارہ ہے ، غیر جگہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتی" چلوسک نے جواب دیا۔

ہم نے خود ہی کوئی قدم نہیں اٹھایا چلوسک۔ ایسا کریں کہ اب ہم اپنے پستولوں کا بے دریغ استعمال کریں جو سامنے آئے اسے ختم کردیں دیکھا جائے گا۔" طوسک نے جیب سے پستول نکالتے ہوئے کہا

"ہم یہاں سے نکلیں گے تو پستول بھی استعمال کریں گے۔ یہ بلبلے تو پتھر کی طرح سخت ہیں میں نے بے حد کوشش کی مگر بے سود، حتیٰ کہ میں نے

"پستول بھی چلایا مگر سمجھانے یہ بلبلے کیسے ہیں
کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا" چلوسک نے
اسے بتلایا اس کی بات سن کر ملوسک بھی مایوس
ہو گیا کیونکہ اسے اپنے پستول پر بیحد بھروسہ تھا
"پھر کیا تمام عمر ہم یہاں پڑے رہیں گے"
ملوسک نے بھائی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔
"کوئی ترکیب سوچو اب ہمیں عقل استعمال کرنی
پڑیگی تب ہی کوئی بات بنے گی" چلوسک نے کہا
اور پھر وہ دونوں تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو
کر بیٹھ گئے۔
"چلوسک ایسا کرتے ہیں کہ چوکم سے صلح کرلیں
اور اسے اور ملکہ کو اپنے ساتھ جہاز میں بٹھاکر
لے چلتے ہیں ستارے سے باہر نکل کر کسی
ترکیب سے ہم انہیں باہر پھینک دینگے" ملوسک
نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"نہیں ملوسک چوکم بےحد عقل مند ہے جہاز کے
اندر جاکر وہ اس کے چلانے کا طریقہ سمجھ لیگا
اور ہو سکتا ہے بعد میں ہمیں ہی نقصان پہنچا
دے۔ ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔" چلوسک

نے جواب دیا۔
"پھر آخر کیا کریں" ملوسک نے جھنجلاکر کہا۔
"ایسا کرتے ہیں پہلے چوکم کو بلاکر کسی طرح
اس کمرے سے باہر نکلتے ہیں پھر کوئی کوشش
کریں گے" چلوسک نے کہا۔
"مگر اسے بلائیں کیسے" ملوسک نے کہا۔
"ہاں یہ بھی مسئلہ ہے" چلوسک نے کہا اور پھر
وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ ابھی وہ ٹہل
ہی رہا تھا کہ اچانک دروازے کے بلبلے پھٹنے لگے
اور پھر چھپکلی نما انسان اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے
ہاتھوں میں سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے بلبلے پکڑے
ہوئے تھے انہوں نے وہ سبز رنگ کے بلبلے ان
کے سامنے رکھے اور پھر ہاتھوں سے اشارہ کرکے
کہنے لگے کہ انہیں کھالو۔ ملوسک نے ایک سبز
بلبلے کی طرف ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اچانک چلوسک
نے جیب سے پستول نکالا اور دوسرے لمحے اس
نے اس کا رخ ان کی طرف کرکے بٹن
دبا دیا۔ پستول میں سے تیز شعاع نکل کر دونوں
چھپکلی نما انسانوں پر پڑی اور وہ دونوں

گر کر تڑپنے لگے۔
"آؤ ملوسک دروازہ کھلا ہے بھاگ نکلیں" چلوسک
نے ان دونوں کے اُٹھتے ہی ملوسک سے کہا
اور پھر وہ دروازہ کی طرف بھاگ پڑا ملوسک نے
بھی اس کی پیروی کی مگر اس سے پہلے کہ وہ
دروازے تک پہنچتے دروازے کے سوراخ میں بلبلے
دوبارہ جمع ہونے شروع ہوگئے۔ چلوسک اور ملوسک
دیوانہ وار ان بلبلوں سے ٹکرائے اور پوری قوت سے
انہیں دھکیلتے دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے
لگے۔ چلوسک تو ہاتھ پیر مارتا دروازے سے باہر پہنچ
جانے میں کامیاب ہوگیا البتہ دوسرے لمحے ملوسک
کی چیخوں نے کمرہ سر پر اٹھالیا کیونکہ ملوسک ان
بلبلوں کے درمیان بری طرح پھنس گیا تھا۔ اسکا
اگلا دھڑ باہر کی طرف تھا اور ٹانگیں ابھی دوسری
طرف تھیں کہ بلبلے تیزی سے ایک دوسرے پر
جمتے جا رہے تھے اور ملوسک کے منہ سے اس
طرح بے اختیار چیخیں نکل رہی تھی جیسے وہ زندہ
کسی دیوار میں چنا جا رہا ہو۔
چلوسک بھائی کی چیخیں سن کر بُری طرح اچھلا

اور پھر اس نے ملوسک کا بازو پکڑ کر اسے
تیزی سے باہر گھسیٹنا شروع کردیا۔ ملوسک بری طرح
چیخ رہا تھا۔ اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پر وزن پڑتا جا رہا
ہو اور وہ عنقریب ان بلبلوں میں پچک کر رہ
جائے گا۔ مگر چلوسک کے دیوانہ وار زور لگانے
سے وہ اینچ اینچ باہر کھسکتا آرہا تھا مگر جتنی
تیزی سے بلبلے اپنی جگہوں پر جمتے جا رہے تھے
اسے دیکھتے ہوئے چلوسک کو محسوس ہو رہا تھا
کہ وہ ملوسک کو باہر نہیں نکال سکے گا اب
ملوسک کا چہرہ بگڑنے لگا تھا اور اسکا دم بھی
گھٹنے لگ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ملوسک
جلد ہی دم توڑ دے گا۔

چوکم اور ملکہ چارم دونوں ایک کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بلبلہ دھماکے سے پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ ملکہ عظیم چارم کی عظیم کتاب نے ہمیں بلایا ہے ضرور کوئی خاص بات ہوگئی ہے" چوکم نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں بلبلوں کی بنی ہوئی بے ڈھنگی سی مشینیں موجود تھیں۔ سرخ رنگ کے بلبلے میں انہیں جب ایک منظر نظر آیا تو چلوسک اور بلوسک دونوں سمندر میں کود پڑے ہیں اور اب تیرتے ہوئے تہہ کی طرف جا رہے ہیں۔ عظیم چارم نے آخرکار ان پر فتح پالی۔ بلبلم میں داخل ہونے کے بعد اب یہ عظیم چارم کے قبضے میں آگئے ہیں" چوکم نے مسرت سے پر لہجے میں کہا۔

"ہاں چوکم انہوں نے اب تک کوئی بلبلہ نہیں کھایا تھا اور نہ ہی یہ بلبلم میں داخل ہوئے تھے اس لئے عظیم چارم کے قبضے میں نہیں آئے تھے مگر اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے" ملکہ چارم کے لہجے میں بھی بے پناہ خوشی تھی۔

اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں اس اسفنج نما چٹان کے پاس پہنچے پھر ان کے سامنے ہی وہ بلبلوں میں تبدیل ہوئے اور سمندر سے نکل کر آبادی کی طرف آنے لگے۔

"اب ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عظیم چارم خودبخود ان سے نپٹ لے گا" چوکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی وہ خاموشی سے کھڑے

اس سرخ رنگ کے بلبلے میں سب منظر دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب منظر بدلا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ دونوں بلبلوں کے قید خانے میں موجود ہیں۔

"اب یہ یہاں سے نہیں نکل سکتے۔" چوکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب عظیم چارم ان کا علم ان سے حاصل کر کے ہمیں منتقل کردے گا اور پھر ہم جہاز پر کروارق کی سیر کو چلیں گے" اس چھپکلی نما ملکہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"دیکھو دیکھو عظیم چارم کے دو محافظ سبز بلبلے لیے اندر داخل ہوتے ہیں جیسے ہی یہ بلبلے کھائیں گے ان کا علم عظیم چارم کو منتقل ہو جائے گا۔" چوکم نے ملکہ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیا ہوا" اچانک چوکم کے ساتھ ساتھ ملکہ بھی خوفزدہ ہو کر اچھل پڑی کیونکہ چلوسک کے ہاتھ سے دو لہریں نکلیں اور دونوں محافظ مردہ ہوکر نیچے آگرے تھے اور وہ دونوں دروازہ پار کرنے لگے۔

"یہ بھاگ رہے ہیں مجھے فوراً وہاں پہنچنا چاہیے" چوکم نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور پھر ایک بلبلے میں بیٹھ کر تیزی سے اس عمارت کی طرف جانے لگا۔ جہاں یہ دونوں دروازے سے نکلنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔

اس سے پہلے کہ ملوسک کا دم گھٹ جاتا اور وہ دیوار میں ہی پھنس کر مر جاتا اچانک ببلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے اور چلوسک نے پوری قوت سے ملوسک کو باہر کھینچ لیا پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ ببلے اندر موجود دونوں محافظوں نے ہٹائے تھے۔

چند لمحوں تک تو ملوسک کو ہوش نہیں آیا ببلے تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے اور پھر دونوں محافظ اچھل کر اس سوراخ سے باہر آ گئے باہر آتے ہی وہ دونوں ان کی طرف لپکے مگر چلوسک

کر دیے اور وہ دونوں ایکبار پھر گر گئے شاید فائروں سے وہ کچھ دیر کے لئے بیہوش ہو جاتے تھے ورنہ اگر وہ مر جاتے تو ظاہر ہے دوبارہ باہر کیسے آتے دیسے اس بیہوشی نے ملوسک کو بچا لیا تھا اگر محافظ مر چکے ہوتے تو ظاہر ہے ملوسک ببلوں کی دیوار میں ہی دب کر مر چکا ہوتا محافظوں کے بیہوش ہوتے ہی چلوسک نے تیزی سے ملوسک کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ مزید چھپکلی نما انسان وہاں نہ آ جائیں ملوسک کے اوسان جلدی بحال ہو گئے اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس عمارت سے باہر بھاگے ابھی وہ دروازے سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک ببلہ ان کے قریب آ کر رکا اور اس میں سے چوکم باہر نکلا۔ چوکم انہیں پکڑنے کے لئے دوڑا۔

"بھاگو ملوسک اس کے ارادے خطرناک ہیں۔" چلوسک نے ملوسک کا بازو پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں بے تحاشہ اس کے اُلٹے رخ دوڑ پڑے۔ ادھر جوکم نے نجانے کیا اشارہ کیا تھا کہ چاروں طرف سے چھپکلی نما انسان ان کی طرف بھاگ پڑے

اب وہ دونوں ایسے بھاگ رہے تھے۔ جیسے دو خرگوش شکاری کتوں سے بچنے کے لئے بھاگ رہے ہوں۔ کبھی اِدھر، کبھی اُدھر مگر چھپکلی نما انسانوں کا گھیرا ان کے گرد آہستہ آہستہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک ایسی عمارت کی طرف جا نکلے جو گہرے سرخ رنگ کے بلبلوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کے گرد چھپکلی نما انسانوں نے دائرہ بنایا ہوا تھا بھاگتے بھاگتے جلوسک نے اچانک چھلانگ لگائی اور وہ ان چھپکلی نما انسانوں کے سرپے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ مگر وہ دائرے میں کھڑے چھپکلی نما انسان بدستور کھڑے رہے ان میں قطعاً کوئی ہلچل نہ ہوئی البتہ ان کے قریب آکر دوسرے چھپکلی نما انسان رک گئے تھے طوسک جو تھوڑی دور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا تھا اس نے جب یہ منظر دیکھا تو اسنے بھی بھائی کی تقلید میں چھلانگ لگائی چونکہ وہ بھی ہلکا پھلکا سا تھا اس لئے وہ بھی باآسانی وہ قطار پھلانگ گیا اس طرح اب وہ وقتی طورپر اپنے پیچھے دوڑنے والے چھپکلی نما انسانوں سے بچ گئے۔

"طوسک ادھر عمارت کے اندر آجاؤ یہ عمارت شاید کوئی مقدس عمارت ہے اسلئے یہ چھپکلیاں اندر نہیں آرہیں" جلوسک نے کہا اور پھر جیسے ہی طوسک اس کے قریب پہنچا وہ اس کا ہاتھ پکڑے عمارت کے اندر داخل ہوگیا اندر سبز رنگ کے بلبلوں کا مضبوط دروازہ نظر آرہا تھا۔

"اب یہ دروازہ کیسے کھلے گا" طوسک نے پریشان ہوکر پوچھا۔

"ٹھہرو میں ایک ترکیب لڑاتا ہوں" جلوسک نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر انگلی سے ایک بلبلے پر ٹھوکر ماری اس کے ٹھوکر مارتے ہی اچانک بلبلوں میں ہلچل سی پیدا ہوئی۔ اور بلبلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے جیسے ہی

وہاں اندر جانے کا سوراخ پیدا ہوا وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ سامنے بلبلوں کی بنی ہوئی میز پر نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا بلبلہ موجود تھا جس میں بے پناہ روشنیاں پیدا ہو رہی تھیں ابھی وہ اس بلبلے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک چوکم اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر وہ اس بلبلے کے سامنے جاکر بے اختیار جھک گیا اور تیز لہجے میں کہنے لگا

"عظیم چارم کی عظیم کتاب کرۂ ارض کے دو انسان تیرے سامنے موجود ہیں انہیں بلبلہ میں دھکیل دو اور ان کا علم مجھے منتقل کردو"

"ہوں تو یہ ہے وہ عظیم کتاب" چلوسک ملوسک دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اب وہ زیادہ اشتیاق سے اس بلبلے کو دیکھنے لگے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے بلبلے کے اندر ہزاروں بلب جل رہے تھے۔ جیسے ہی چوکم کا فقرہ مکمل ہوا روشنی کی لہروں میں تیزی آ گئی پھر یکدم ماند پڑ گئی اور اس بلبلے کے اندر

ان کا جہاز نظر آنے لگا دوسرے لمحے چلوسک اور ملوسک کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کا ذہن کسی نامعلوم گرفت میں آتا جا رہا ہو اور چند لمحوں بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن میں جہاز کے متعلق معلومات ابل رہی ہوں اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ جہاز کا دروازہ کھلنا شروع ہو گیا اور اندر سے مشینری نظر آنے لگ گئی۔

"عظیم چارم زندہ باد مجھے دروازہ کھولنے کا علم ہوگیا" بے اختیار چوکم کے منہ سے نکلا۔

اور اس کے ساتھ ہی چلوسک اور ملوسک دونوں کو جھٹکا لگا انہیں معلوم ہوگیا کہ جہاز کے متعلق ان کا علم اس بلبلے کی معرفت چوکم کے ذہن میں منتقل ہو رہا تھا ان دونوں کو جیسے ہی احساس ہوا انہوں نے اپنے ذہن کو پراسرار گرفت سے چھڑانے کے لئے سر کو بار بار جھٹکا اور ادھر بلبلے کی روشنیوں میں چمک بڑھتی گئی جیسے وہ ان کے ذہنوں کو گرفت میں لینے کی بھرپور کوشش کر رہا ہو۔ اچانک ملوسک نے

زور سے اپنے سر کو جھٹکا اور اسکا ہاتھ تیزی
سے اٹھا اور پھر اس نے بڑے بلبلے پر
پستول کا فائر کر دیا۔ پستول سے سبز رنگ کی
تیز لہر نکل کر اس بلبلے پر پڑی۔ اور دوسرے
لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان دونوں کو یوں
محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتے چلے جا رہے
ہوں پھر پے در پے دھماکے شروع ہو گئے اور
پورے کرہ جارم میں کہرام مچ گیا ہر طرف بلبلے
ہی بلبلے اڑنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب ان دونوں کے پیروں
نے زمین کو چھوا اور ان کے ہوش حواس درست
ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کرہ
جارم کی کل عمارتیں جو بلبلوں سے بنی ہوئی تھیں
دھماکوں سے اڑ گئی تھیں اور تمام بلبلے آسمان
پر اڑنے لگے تھے۔ اور چھپکلی نما انسان ہر
طرف زمین پر مردوں چت پڑے ہوئے تھے جیسے
مر گئے ہوں پھر دور انہیں اپنا جہاز بھی بلبلوں
کے جھرمٹ میں کھڑا نظر آنے لگ گیا۔

"چلو جہاز کی طرف دوڑو" چیوسک نے طوسک

کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے کہا اور وہ
دونوں بے تحاشا جہاز کی طرف دوڑنے لگے ابھی وہ
جہاز تک نہیں پہنچے تھے کہ انہوں نے دیکھا
کہ بلبلے دوبارہ عمارتوں کی شکل میں قائم ہونے
لگ گئے تھے۔ اور مردہ چھپکلی نما انسانوں میں حرکت
پیدا ہونے لگ گئی تھی۔

"یہ دوبارہ زندہ ہو رہے ہیں اور تیز بھاگو" چیوسک
نے کہا اور وہ دونوں اور زیادہ تیز بھاگنے لگے
جلد ہی وہ جہاز کے قریب پہنچ گئے چیوسک نے
پھرتی سے اس کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں
اچھل کر اندر جا گرے۔ اور انہوں نے دروازہ
بند کر دیا۔

"جلدی اڑاؤ جہاز" طوسک نے ہانپتے ہوئے کہا
"عمارتیں بن گئی ہیں اور چھپکلی نما انسان زندہ ہو
گئے ہیں۔

"ارے جلدی کرو وہ دیکھو چرکم انتہائی تیزی
سے ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے۔" طوسک
نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے طوسک نے
ایک بٹن دبا دیا۔ جہاز کی مشینری میں زندگی

کی لہر دوڑ گئی اور وہ تیزی سے اوپر
اٹھنے لگا۔ چلوسک نے انتہائی تیز رفتاری کا
بٹن دبا دیا اور چند لمحوں بعد کرہ چارم کی
آبادی تیزی سے ان کی نظروں سے غائب ہوگئی
اور وہ سرخ رنگ کی دھند میں سفر کرنے لگے
تھوڑی دیر بعد دھند بھی غائب ہو گئی اور وہ
خلا میں داخل ہو گئے۔ چلوسک نے جہاز کی منزل
کا تعین کرنے والا ڈائل گھمایا اور جہاز کا رخ
چاند کی طرف ہوگیا۔

"خدا کی پناہ بال بال بچے ہیں یہ تو عجیب و
غریب ستارہ ہے" چلوسک نے اطمینان کا سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرے خیال میں وہ نیلے رنگ کا بلبلہ
تمام ستارے کو کنٹرول کرتا تھا فائر کرنے سے
وہ وقتی طور پر ناکارہ ہو گیا اور تمام نظام درہم
برہم ہوگیا مگر جلد ہی وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور
نظام دوبارہ شروع ہوگیا۔ مگر اسی وقفے نے
ہمیں بچا لیا۔" ملوسک نے خیال ظاہر کیا اور
چلوسک نے تائید میں سر ہلا دیا۔

"میرے خیال میں اب کرہ ارض کی طرف
ڈیڈی انتظار میں ہوں گے" تھوڑی دیر
ملوسک نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں ملوسک اب دیر تو ہو ہی گئی ہے کیوں
نہ چاند کی سیر کر آئیں ورنہ پھر ڈیڈی نے
ہمیں جہاز کے قریب نہیں پھٹکنے دینا" چلوسک نے
جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے"
ملوسک نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں چاند تو ویران ہے بس ذرا دیر وہاں رُ
گے پھر واپس آ جائیں گے" چلوسک نے جواب
اور ملوسک نے سر ہلا دیا۔ اب وہ دونوں
کی پشت سے ٹیک لگا کر اطمینان سے خلا
سیر کر رہے تھے۔ اور سکرین پر چاند تیزی
نزدیک آتا جا رہا تھا۔ مگر چند لمحوں بعد
کو اچانک جھٹکا لگا اور وہ دونوں چونک

"ارے ارے اس کا رخ پھر بدل گیا"
ملوسک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب یہ بائیں طرف جا رہا

اس ستارے کی طرف یہ سبز رنگ کا ستارہ" چلوسک نے کہا۔

"اللہ پناہ نجانے اب کیا ہوگا" ملوسک نے بے اختیار کہا۔ چلوسک نے جہاز کا رخ بدلنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود، جہاز تیزی سے اس سبز ستارے کی طرف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ نامعلوم سبز ستارے کی طرف اور چلوسک ملوسک دونوں کے چہروں پر شدید تشویش کے آثار تھے مگر وہ مجبور تھے کیونکہ وہ جہاز کا رخ بدلنے میں ناکام ہوگئے تھے۔

ختم شد

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

کوہ قاف کا شیطان

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

☆ــ کوہ قاف کا شیطان۔ جو ہمسایہ ملک کاکیشیا کی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ـــ؟

☆ــ شہزادہ بخت نصر۔ کاکیشیا کا شہزادہ جو کوہ قاف کے شیطان کی حقیقت جاننے کی غرض سے بھیس بدل کر کوہ قاف گیا تو شیطان کی بھیانک سازش میں پھنس گیا؟

☆ــ کاؤس۔ کوہ قاف کا ایک بچہ جو پرندے کی طرح ہوا میں اڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ ایک انتہائی دلچسپ کردار۔

☆ــ گندھور۔ کوہ قاف کا ایک ایسا جادوگر جسے جادوگروں کے بادشاہ کا لقب دیا گیا۔ کیوں ـــ؟

☆ــ امیر سرخ۔ کوہ قاف کا وزیر اعظم۔ جس نے کوہ قاف کے شیطان کی سازش کا مقابلہ کیا۔ کیسے ـــ؟

انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز واقعات سے پر ایک ایسی کہانی جو مدتوں یاد رکھی جائے گی۔

=================================

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ، ملتان

=================================

شہزادہ اسفندیار

مصنف۔ ظہیر احمد

- کامولی جادوگر ـــ جو شہزادی زرناب کو اٹھا کر اپنے ہوائی محل میں لے گیا اور اسے کوڑے مار مار کر لہولہان کر دیا ـــ کیوں ـــ؟
- شہزادہ اسفندیار ـــ جو ایک بوڑھی عورت سے ہمدردی کے جرم میں کامولی جادوگر سے ٹکرا گیا ـــ وہ بوڑھی عورت کون تھی ـــ؟
- شہزادہ اسفندیار شہزادی زرناب کو رہائی دلانے کیلئے ہوائی محل میں پہنچ گیا جہاں سے صرف قلعہ موت کا سفر شروع ہوتا تھا۔
- قلعہ موت ـــ جس کا ہر حصار طلسمی تھا اور ہر دروازہ گردش میں تھا۔
- شہزادہ اسفندیار کا تین خوفناک جنوں سے مقابلہ ـــ ایک حیرت انگیز مقابلہ جو شہزادہ اسفندیار نے جیت لیا ـــ کیسے ـــ؟
- سفید الو ـــ جسے حاصل کرتے ہوئے شہزادہ اسفندیار آتوں کے چکر میں پھنس گیا۔
- چنگاڑ چڑیل ـ جس کے خونی ہاتھوں میں پھڑکتا ہوا شہزادہ اسفندیار قلعہ موت کے آخری دروازے تک پہنچ گیا، جو موت کا دروازہ تھا۔
- کیا شہزادہ اسفندیار شہزادی زرناب کو رہائی دلا سکا ـــ یا ـــ؟

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بچوں کے لیے

انتہائی خوبصورت اور معیاری ناول

اندھا جادوگر

مصنف

مظہر کلیم ایم۔ اے

ایسی عجیب و غریب اور دلچسپ کہانی جسے [illegible]
بار پڑھکر بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

قیمت ـــــ . روپے

ناشران

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ہرکولیس کی بہادری اور جرات کی کبھی نہ بھولنے والی داستان

ہرکولیس اور خونی گھوڑے

مصنف ـــــ [illegible]

☆ خونی گھوڑے ـــــ جو دیکھنے میں انتہائی خوبصورت تھے لیکن ان کی پیشانی پر سینگ تھے اور وہ ہوا سے تیز بھاگتے تھے اور ان کی خوراک انسانی گوشت تھا۔ ان گھوڑوں کا مالک ایک سنگدل بادشاہ تھا جو اپنے دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے ان کے آگے ڈال دیتا تھا۔

☆ شہزادی جولین ـــــ یہ عجیب و غریب گھوڑے حاصل کرنا [illegible] تھی۔ ہرکولیس اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ ہرکولیس کا جنگلی بھینسے' آدم خوروں اور کئی خوفناک بلاؤں سے زبردست مقابلہ۔

☆ ہرکولیس کو خونی گھوڑوں کے سامنے دھکیل دیا گیا۔ کیا ہرکولیس نے خونی گھوڑوں کو ختم کر دیا' یا گھوڑوں نے ہرکولیس کو ہلاک کر دیا؟

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ' ملتان